ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد للہ والمنۃ کہ فسانہ عجیب و غریب مسمی بہ قصہ خوش کلام المعروف

قصہ سوداگر و مینا

مصنفہ حکیم تجمل رسول خان دہلوی سے بصحت تمام

بمطبع دبدبۂ محمدی طبع
[illegible] نمود

53558

891.4393
K55Q

LIBRARY
JAMIA HAMDARD
U53558

20 OCT 2001

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طرازِ حمد و ثنا اوس باغبانِ حقیقی پر نثار ہے کہ جس نے تختۂ خاکی پر انواع
طرح کا گُل و بُوٹا کہلا کر جانورانِ خوش نوا کو ترانہ سنج کیا اور قُمریِ نعت اوس
سروِ بوستانِ ہدایت پر قُربان سو سو بار ہے کہ جسکی نسیمِ اعجاز سے درختِ میوہ
دار نے پتھر مین سے نشو و نمائی پا کر تیرہ درونانِ بادیۂ ضلالت کو آئینہ دارِ حیرت کا
بنا دیا سلسبیلِ درود اوسکو اور اوسکی آلِ اطہار و اصحابِ کبار کو تا ابد خوشہ چین
اربابِ سخن تحمّل رسول دہلی موطن خلف ممتاز الدولہ نواب غلام رسول خانِ
جنت مکن اندازش پرداز ہے کہ حکایت سوداگر و مینا کی جو ایک بزرگ نے
مثنوی مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ مین درج دیکھی تھی بر سبیلِ گو رہِ گشتِ چمن کے روبرو
بیان کی خاکسار کو نہایت پسند آئی بے اختیار یہہ جی چاہا کہ اوسکو زبانِ اردو مین لکہی اور ہدیہ

صاحبدلان خدا پرست یکجے لہذا حکایات مذکور کو سلک تحریر مین لایا اور
نام اسکا قصہ خوش کلام رکہا امید ناظرین سے یہہ ہے کہ جسوقت
اسکے ملاحظہ سے حظ اوٹھائین عاصی کو بفاتحہ خیر یاد فرمائین اور اگر کسی
مقام پر غلطی دیکہین بذیل عفو چہپائین کہ سہو و خطا خاصۂ انسان کا ہے
بپوشش گر بخطائے رسی وطعنہ مزن + کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود

اغاز قصہ خوش کلام

کسی ملک مین ایک بڑا سوداگر مالدار رہتا سوداگر کیا بلکہ ملک التجار تہا کوئی شہر
ایسا نہ تہا کہ جہان اوسکی کوٹہیان اور گماشتے نہ ہوں کوئی مقام ایسا نہ ہوگا
کہ وہان اوسکی دولتمندی کے چرچے نہ تہے سے کوئی دیکہتا اوسکا مال و زر
تو کہتا کہ ہے یہہ ہی دولت کا گہر سے اس سوداگر کو جانور دوستی کمال شوق تہا
خصوص طوطی مینا سے نہایت ذوق تہا اس پاس ایک مینا عجائب روزگار
تہی خوش رو و شیرین گفتار تہی اوسکے روے زیبا کو جسوقت پہول دیکہہ پاتے
شرمندہ ہوکر فورًا مرجہا جاتے جبدم نغمہ سرائی پر طبیعت لگاتی الحان داؤد یکا
نام دنیا سے مٹاتی علاوہ خوبصورتے و خوش الحانی کی عقیل و دانا ایسی کہ اچہے
اچہے عقلمندون کے کان کترتی خوش کلام و مبارک فال ایسی کہ جو بات منہہ سے
نکل جاتی وہی ظہور مین آتی بنگالن اسکا نام تہا اور عرف عام خوش کلام تہا
سوداگر اسکی بات پر ایسا اعتقاد رکہتا کہ جب مال تجارت لیکر ارادہ سفر کا کرتا خوش کلام سے

پوچھتا کہ مین کسطرف جاؤن اور کس جانب کو قدم اوٹھاؤن جس سمت کو اشارہ کرتی تہی اوسطرف جاتا اور خدا کی قدرت سے فائدہ بہی خاطر خواہ اوٹھاتا اس سبب سے سوداگر اپنی جان کے برابر رکھتا بلکہ اپنی اولاد سے بہتر سمجھتا ایک مرتبہ اسباب تجارت بہت سا جمع ہوگیا ارادہ دور دراز کے سفر کا کیا وقت روان گی اپنے عزیز واقربا سے یہہ کہا کہ مین ابکی بہت سے ملکونکی سیر کرون گا اور شہر بشہر مال لیئے پہرون گا تم اپنی اپنی فرمایش سے آگاہ کردو بلکہ ایک کاغذ پر لکہہ دو تاکہ بہول نجاؤن وقت واپسی لیتا آؤن ہر ایک نے اپنی اپنی فرمایش بیان کی سوداگر نے ہر ایک کی فرمایش کاغذ پر لکہہ لی اخیر مین بنگال سے کہا کہ تو بہی اپنی فرمایش اظہار کر جو مطلوب ہو میرے گوش گذار کر کہ فرد کاغذ پر لکہہ لون سبکی فرمایش کے ساتہہ لیتا آؤن خوش کلام نے کہا کہ میری فرمایش یہہ ہے کہ جب بنگالہ مین جاؤ اور خرید و فروخت سے فارغ ہوجاؤ تو اتنا کام کرنا بہول نجانا کہ اوس شہر مین ایک باغ ہے کہ اوسکو باغ دلکش کہتی ہین میری ہمجنس سینکڑون اوسمین رہتی ہین تم باغمین جانا اوسکو میرا سلام پہونچانا اور بعد سلام یہہ بیان کرنا کہ بنگالن نے کہا ہے کہ مقام حیف و افسوس کا ہے کہ مین تو ایک بیخبر مین قیدیون کیطرح پہنسی ہون جنگل کی ہی صورت کو ترسون اور تم باغونمین خوشی خوشی پہرو اور چہچہے کرو اگر تم اسیطرح میری حال سے غافل رہوگے تو روز قیامت خدا کو کیا جواب دوگے سوداگر نے کہا کہ خوش کلام یہہ کیا فرمایش ہے جو تو نے

بیان کی ہین حیران ہون کہ تجھسی عقلمند نی یہہ کیا بات کہی خوش کلام نے کہا کہ میری
یہی فرمایش ہے اسی مین صورت آسایش ہے اگر میری خاطر عزیز ہو تو اسیکو
لکہتی لیجاؤ موافق کہنے کے عمل مین لاؤ غرض کہ سوداگر نے زیادہ تکرار نہ کی اسکی
فرمایش بہی کاغذ پر لکھہ لی اور منزلِ مقصود کا رستہ لیا وطن مالوف سے سفر کیا
ملکون ملکون خرید فروخت کرتا پھرا جب بنگالے مین پہونچا کسی سے پتا پوچھہ کر
باغ دلکشا مین گیا تو وہان کیا دیکھتا ہے کہ حقیقت مین صد ہا جوڑی مینا کی درختون پر
بیٹھی ہین بکمال خوش الحانی چہچہے کر رہی ہین اسنے اونکی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ تم
سبکو بنگالن نے سلام بہیجا ہے اور بعد سلام یہہ کہا ہے کہ افسوس صد افسوس کہ مین تو
رات دن قیدِ قفس مین پہنسی رہون اور باغ کی شکل تک بہی نہ دیکہون اور تم خوش و
خرم ہرے بہرے باغونکی سیر کرو اگر اسیطرح مجکو بہلای رہو گی تو روز قیامت خدا کو کیا
منہہ دکہاؤ گی جونہین یہہ پیام سوداگر کے منہہ سے نکلا جس قدر جوڑی میناکی درختونپر
بیٹھی چہچہے کر رہے تہے سب کے سب زمین پر گر پڑی اور تڑپ تڑپ کر مردہ بن گئے
سوداگر یہہ حال دیکھکر حیران و ششدر ہو گیا اور دلمین کہنے لگا کہ یا خدایا یہہ کیا
ماجرا تہا جو ظہور مین آیا کچھہ سمجھہ مین نہین آتا کچھہ قیاس کام نہین کرتا کہ یہہ جانور
کے سب کے سب کیون مر گئی کیا صدمہ ایسا تہا کہ دنیا سے سفر کر گئے جب بہت سوچا
تو اسکو یقین ہوا کہ یہہ سب بنگالن کی عزیز و اقربا ہون گی کہ اسکی پابندی کی خبر سنکر
جان سے گذر گئی بے اختیار یہی مونہہ سے نکلا کہ سبحان اللہ جانورون مین کیسی محبت ہے

اور کس قدر رحم دلی و الفت ہے کہ اپنے اقربا کے مصیبت سنکر جان دیدی اور اپنی
زندگی ہرگز گوارا نکی انسان سے تو جانور ہی بہتر ہوتا ہے کہ اسقدر محبت و الفت
رکھتا ہے کسی انسان کو نہ دیکھا کہ کسی اقربا پر مصیبت سنکر مر گیا القصہ سوداگر غمگین
وادواس باغ سے اپنے مقام پر آیا تمام اسباب اونٹوں پر لدوایا کسی در ملک کو روانہ ہوا
چند عرصہ میں اشیای تجارت فروخت کر کر نفع کثیر حاصل کیا جو جو فرمایش اقرباؤں
نے لکھوادی تھی ہر ایک کے لئے خرید کی بعد اوسکے اپنے وطن کیطرف کوچ کیا کئی مہینے
میں اپنی وطن آن پہنچا جو جو شی جس جس اقربا کی فرمایش تھی نام بنام سبکو تقسیم
کردی جب خوش کلام پاس آیا تو اوسنے کہا کہو میاں میرا پیام بھی پہنچایا یا
خرید و فروخت کے شغل میں دل سے بہلایا سوداگر نے کہا خوش کلام کیا کہوں کچھہ کہا
نہیں جاتا مطلع کیا کہوں کچھہ کہا نہیں جاتا طاقت جب بھی رہا نہیں جاتا طوطے
نے کہا کہ جلدی کہو کہ کیا واردات گذری مجھکو تمہاری کہنے سے ایک تشویش پیدا ہوگئی
سوداگر نے بیان کیا کہ جب میں باغ دلکشا میں پہونچا تو مینے یہہ دیکھا کہ صدہا تمہارے
ہمجنس درختوں پر بیٹھے ہیں کمال ناز و ادا سے نغمہ سرائی کر رہی ہیں میں نے بعد سلام سبکو
تمہارا پیام پہونچایا جو ہیں اونہوں نے تمہارا احوال سنا ہر ایک تڑپ تڑپ کر مر گیا
کوئی نام کو بھی زندہ نرہا بجز اس کے نیکے خوش کلام بھی یہہ خبر سنکر تڑپ کر مردہ کی
شکل ہوگئی سوداگر کو اس واقعہ جانکاہ سے زیادہ تر حیرت ہوتی تھی کہ طوطی اور گئے
ہوش و حواس قابو میں نرہی زار زار رونے لگا مضطر و بیقرار رہنے لگا نومیدی پاس ہمراز ہوئی

آہ و فغان لب کے دمساز ہوئی کبہی رو رو کر گُلخنیان کہا کبہی یہہ شعر بحل زبان پر لاتا

شعر آجائے کاش موت کہ جہگڑا تمام ہو + سہوے کوئی فراق کے صدمے کہان تلک

تہوڑی دیر مین جو دل کچہ قابو مین آیا تو جی مین کہنے لگا کہ یا الہی مین باغ ہی کی واردات

سے حیران تہا جہان اوس سے زیادہ حیرت کا معاملہ درپیش آیا غرضکہ ہر دم افسوس کرتا

تہا اور بے اختیار روتا تہا تمام گہر مین حشر برپا ہوگیا رونا پیٹنا سب کا مشغلہ ہوگیا اہل

ہمسایہ آکر عزاداری کرنے لگے عزیز و اقربا دلسوزی و غمخواری کرنے لگے سبہون نے

متفق ہوکر سمجہایا اور ہر ایک نے تشفی و دلاسا دیکر کہا کہ اگرچہ یہہ حادثہ جانکاہ و دلخراش

مگر یہہ راہ ناگزیر سب کو درپیش ہے اب صبر کرنا چاہیے اور خیال بنگالن دل سے بہلانا چاہیے

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ بہ بیان لاؤ اور قَالُوا إِنَّا لِلّٰهِ زبان پر لاؤ سفر عقبی سب کے لئے

تیار و آمادہ ہے جزع و فزع سراسر بے فایدہ ہے سوداگر گر میسر نشد وصال + بیدل

میتوان تمنا گریستن + انجام کار سوداگر نے آنسو آنکہون سے پونچہکر ارادہ اوسکے دفنانے کا کیا

پنجرے سے نکال کر سنگ مرمر کی سل پر رکہا بنگالن پہر کرکے اوڑگئی اور درخت پر جا بیٹہی

سوداگر یہہ حال دیکہکر زیادہ تر حیرت ناک ہوا اور خوش کلام سے کہنے لگا کہ بنگالن یہہ کیا ماجرا

تہا جو وقوع مین آیا برای خدا مجہکو بتا کہ تو تو بالکل مرگئی تہی پہر کیونکر زندہ ہوگئی اور

اس واردات سے بہی اطلاع دی کہ باغ کے جانور کس لئے مرگئے خوش کلام نے ہنسکر کہا کہ میان

نہ مین موئی تہی نہ جانور موئے حقیقت یہہ ہے کہ مین مدت سے تمہاری قید مین پہنسی

ہوئی تہی سیر باغ و بستان کو ترس رہی تہی کوئی صورت رہائی کی نظر آتی نہی طبیعت

رات دن گھبراتی تھی جب تم نے فرمایش دریافت کی مین نے ہمجنسونکو اپنے حال سے
اطلاع دی اور مشورۂ رہائی کی تدبیر پوچھی اونھون نے اشارتاً مجکو ہدایت کی کہ اگر
اِسطرح اپنےکو مردہ بنائیگی تو قید قفس سے رہائی پائیگی مین نے اونکی ہدایت پر عمل کیا اور
خدا کے فضل سے چھٹکارا پایا لو اب مین آداب بجا لاتی ہون صحیح وسلامت گھر کو جاتی ہون براہ
خاوندی میری تقصیر معاف کرنا اور میری جانب سے دل صاف رکھنا یہہ کہکر بیگانی اوڑ گئی جدائی
کی تھی اودہر کو چلی گئی فقط تنبیہ ناظرین باذکا و سامعین فطرت انتما پر واضح ہو کہ اگرچہ ظاہر مین
یہہ قصہ سوداگر و مینا کا ہے لیکن حقیقت مین ایک ہدایت نامہ ہے بڑے کام کا
کیونکہ نتیجہ اسکا یہہ ہے کہ جب مینا مثال مردہ بنی تب سوداگر کی قید سے چھٹی اگر
اِنسان بھی بحکم مُوتُوا قبلَ اَن تموتوا اپنے نفس کو مردہ بنائی تو قفس دنیا
سے چھٹکارا پاکر زندہ جاوید بنجائی قطعہ تاریخ طبع قصہ ہذا طبعزاد

بندۂ گنہگار تخلص رسول خاکسار

عفی عنہ

چھپ چکا جب یہہ قصۂ نادر سال طبع کا فکر مین نے کیا	بولا ہاتف سر ہدایت سے قصۂ خوش کلام طبع ہوا

	اشتہار	سنہ [illegible] ہجری

قصۂ ہذا بفرمایش محمد عطاء اللہ خان باجازت مصنف منقش ہوا اور کوئی صاحب حسب
قانون سنتم ششتہ عیسوی بدون اجازت تحریری مصنف طبع نفرماوین

53559